ہمدردی کیلئے شاہکار جرنیلوں اور ہم عصر ڈاکٹروں کا ہم آہنگ ردعمل

(ایمرجنسی وارڈ کی ڈائری — 2)

ہمدرد نیوز سروس کے مطابق ڈاکٹر ارسلان کے اعزاز میں دیا گیا عشائیہ ایک ہی گھنٹہ میں ختم ہو گیا۔ ہال میں موجود ڈاکٹروں کی تعداد 12 تھی اور سب کے چہروں پر وہی تھکن لکھی تھی جو ایمرجنسی وارڈ کے ہر ڈاکٹر کے چہرے پر مستقل طور پر ٹھہر جاتی ہے۔ ڈاکٹر ارسلان کو ایک یادگاری شیلڈ پیش کی گئی جس پر ان کے 69 کامیاب آپریشنوں کا ذکر تھا۔ تقریب کے منتظمین کے مطابق یہ تعداد 156 تک پہنچ چکی ہے۔ ڈاکٹر ارسلان نے اپنے خطاب میں کہا کہ ان کے 55.8% مریض ایسے تھے جن کے لواحقین کے پاس ہسپتال کا بل ادا کرنے کے پیسے نہیں تھے۔ انہوں نے کہا کہ ایمرجنسی وارڈ میں ڈاکٹر کا کام صرف بیماری کا علاج کرنا نہیں ہوتا بلکہ اکثر اسے یہ فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ مریض کو دوا دی جائے یا کھانے کے پیسے دیے جائیں۔ ان کے بقول اس فیصلے کا بوجھ کسی کتاب میں نہیں لکھا ہوتا۔

عشائیے میں شریک ڈاکٹروں نے اپنے اپنے تجربات بیان کیے۔ ڈاکٹر نگہت سلیم نے بتایا کہ ان کے وارڈ میں ایک ہی رات میں 14 مریض داخل ہوئے جن میں سے 3 کو خون کی فوری ضرورت تھی اور بلڈ بینک سے صرف دو یونٹ دستیاب تھے۔ ڈاکٹر عمیر فاروق نے کہا کہ ایمرجنسی وارڈ میں کام کرنے والے ڈاکٹر اوسطاً ہر ہفتے ایک مریض کو کھو دیتے ہیں اور یہ نقصان کسی رپورٹ میں درج نہیں ہوتا۔ ان کے مطابق ایسے لمحات ڈاکٹر کے اندر ایک خاموش بوجھ چھوڑ جاتے ہیں جو برسوں ساتھ رہتا ہے۔

تقریب کے منتظمین کے مطابق ڈاکٹر ارسلان کے اعزاز میں اکٹھا کیا گیا چندہ 2 لاکھ 40 ہزار روپے تک پہنچ گیا جو ایمرجنسی وارڈ کے ایک مریض کے علاج میں استعمال ہوگا۔ منتظمین کا کہنا تھا کہ یہ رقم ڈاکٹر ارسلان کے نام پر ایک مستقل فنڈ کی صورت اختیار کرے گی جو غریب مریضوں کی مدد کرے گا۔ ڈاکٹر ارسلان نے اس پیشکش کو آبدیدہ آواز میں قبول کیا اور کہا کہ وہ اس فنڈ کے پہلے عطیہ دہندہ ہوں گے۔ تقریب رات 9 بجے ختم ہوئی اور ڈاکٹر ارسلان اگلے ہی دن ایمرجنسی وارڈ میں ڈیوٹی پر واپس آ گئے۔

ہمدرد نیوز سروس کی رپورٹ کے مطابق ڈاکٹر ارسلان کو ایمرجنسی وارڈ میں 2 ہزار مریض کا علاج کرنے پر خراج تحسین

ہمدرد نیوز سروس کی رپورٹ کے مطابق ڈاکٹر ارسلان کو ایمرجنسی وارڈ میں 2 ہزار مریض کا علاج کرنے پر خراج تحسین پیش کیا گیا۔ تقریب میں شہر کے ڈاکٹروں، نرسوں اور طلبہ کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ ڈاکٹر ارسلان نے کہا کہ ایمرجنسی وارڈ میں ہر مریض کا فیصلہ چند منٹ میں کرنا پڑتا ہے اور یہ فیصلے برسوں ساتھ رہتے ہیں۔

تقریب میں ڈاکٹر نگہت سلیم نے بتایا کہ ان کے وارڈ میں ایک ہی رات میں 14 مریض داخل ہوئے جن میں سے 3 کو خون کی فوری ضرورت تھی اور بلڈ بینک سے صرف دو یونٹ دستیاب تھے۔ ڈاکٹر عمیر فاروق نے کہا کہ ایمرجنسی وارڈ میں کام کرنے والے ڈاکٹر اوسطاً ہر ہفتے ایک مریض کو کھو دیتے ہیں اور یہ نقصان کسی رپورٹ میں درج نہیں ہوتا۔ ان کے مطابق ایسے لمحات ڈاکٹر کے اندر ایک خاموش بوجھ چھوڑ جاتے ہیں جو برسوں ساتھ رہتا ہے۔